4814CH07

دیوالی کے دیپ جلے

نئی ہوئی پھر رسم پرانی، دیوالی کے دیپ جلے
شام سلونی رات سہانی دیوالی کے دیپ جلے

دھرتی کا رس ڈول رہا ہے دور دور تک کھیتوں کے
لہرائے وہ آنچل دھانی دیوالی کے دیپ جلے

نرم لووں نے زبانیں کھولیں پھر دنیا سے کہنے کو
بے وطنوں کی رام کہانی دیوالی کے دیپ جلے

آج منڈیروں سے گھر گھر کی نور کے چشمے پھوٹ پڑے
پگھلے شعلوں کی یہ روانی، دیوالی کے دیپ جلے

© NCERT not to be republished

جلتے دیپک رات کے دل میں گھاؤ لگاتے جاتے ہیں　　شب کا چہرہ ہے نورانی، دیوالی کے دیپ جلے

چھیڑ کے سازِ نشاطِ چراغاں آج فراقؔ سناتا ہے

غم کی کتھا خوشی کی زبانی دیوالی کے دیپ جلے

(فراق گورکھپوری)

معنی یاد کیجیے

سلونی	:	سانولی
دھانی	:	زردی لیے ہوئے سبز رنگ، ہلکا سبز رنگ
منڈیر	:	سرِ دیوار، دیوار کا اوپری حصّہ
نور	:	روشنی
روانی	:	بہاؤ
گھاؤ	:	زخم
نورانی	:	نور سے بھرا ہوا، روشن، چمکدار
سازِ نشاطِ چراغاں	:	ساز یعنی باجہ، نشاط یعنی خوشی دیوالی خوشیوں کا تہوار ہے اس میں خوشی کے چراغ جلائے جاتے ہیں
کتھا	:	کہانی، داستان

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتایئے۔

1. دھانی آنچل کے لہرانے سے کیا مراد ہے؟
2. چراغ کی لویں دنیا سے کیا کہہ رہی ہیں؟
3. منڈیروں سے نور کے چشمے کس طرح پھوٹتے ہوئے لگ رہے ہیں؟
4. رات کے دل میں گھاؤ لگنے سے کیا مراد ہے؟
5. شاعر غم کی کتھا کیوں سنا رہا ہے؟

مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

1. لہرائے............دیوالی کے دیپ جلے
2. آج منڈیروں سے گھر گھر کی ....
3. چلتے دیپک رات کے ....
4. پگھلے شعلوں ....دیوالی کے دیپ جلے
5. چھیڑ کے ....آج فراق سناتا ہے

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

رسم سلونی منڈیر نور روانی نورانی

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

شب پرانی نور نشاط غم

© NCERT not to be republished

املا درست کیجیے۔

نشات صاز بے وتن شلونی چراگاں

عملی کام

- دیوالی کے موضوع پر اور بھی کئی شاعروں نے نظمیں لکھی ہیں۔ اسکول کی لائبریری سے کتاب لے کر نظیر اکبر آبادی کی نظم دیوالی پڑھیے اور لکھیے۔
- دیوالی کارڈ بنا کر اس میں رنگ بھریے۔

پڑھیے اور سمجھیے۔

اکرم نے پوچھا	میں نے پوچھا
اکرم کو روٹی دی	مجھے روٹی دی
اکرم کا سر پھٹ گیا	میرا سر پھٹ گیا

اوپر کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ ترتیب وار فاعلی، مفعولی یا اضافی حالت میں ہیں۔ پہلے کالم میں یہ اسم ہیں دوسرے میں ضمیر۔ حالت کی تبدیلی سے اسم میں تبدیلی نہیں ہوتی لیکن ضمیر میں تبدیلی ہو گئی۔

غور کرنے کی بات

- دیوالی خوشیوں کا تہوار ہے لیکن خوشی اور غم کا چولی دامن کا ساتھ ہوتا ہے۔ خوشی کے موقعے پر کچھ محرومیاں اور ناکامیاں بھی یاد آ جاتی ہیں وہ انسان کو غم زدہ کر دیتی ہیں۔ اس نظم میں دیوالی کی خوشی کے ساتھ ساتھ غم کی یہی کیفیت ظاہر کی گئی ہے۔

© NCERT not to be republished